21 ستمبر 2016ء

اسٹیٹ بینک نے 4.9 ارب ڈالر ترسیلات زر کی پاکستان سے بھارت منتقلی سے متعلق رپورٹ کی تردید کردی

بینک دولت پاکستان نے اس رپورٹ کا نوٹس لیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ 4.9 ارب ڈالر کی ترسیلات زر پاکستان سے بھارت منتقل کی گئیں۔ یہ اعداد گلوبل نالج پارٹنرشپ آن مائیگریشن اینڈ ڈویلپمنٹ (Global Knowledge Partnership on Migration and Development) کی مائیگریشن اینڈ ریمی ٹینسز فیکٹ بک 2016ء میں دی گئی ہے۔

ابتداً یہ واضح رہے کہ دوطرفہ ترسیلات کی آمد ورفت فیکٹ بک ڈیٹا کے ان تخمینوں (نہ کہ حقیقی آمد ورفت) پر مشتمل ہیں جو تارکین وطن کے اسٹاک، فی کارکن آمدنی وغیرہ کے متعلق متعدد مفروضات پر مبنی ہیں۔ ان اعداد وشمار کا تخمینہ لگانے کے لیے جو طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے کہ وہ عالمی بینک کے ورکنگ پیپر پر مبنی ہے جو Ratha, Dilip, اور William Shaw (South-South migration and remittances. No. 102. World Bank Publications, 2007) کا تحریر کردہ ہے۔ اس طریقہ کار میں سنگین مسائل موجود ہیں، خصوصاً پاکستان کے حوالے سے، جن کا اعتراف مصنفین نے خود یہ بیان کرتے ہوئے کیا ہے کہ تارک وطن اسٹاک کے معانی کی تشریح میں کچھ مشکلات حائل ہیں۔ بھارت میں رہنے والے پاکستانی اور یوکرائن میں بسنے والے روسی باشندے، اصل ملک کی تقسیم کے بعد تارک وطن بن گئے۔ پس یہ اسٹڈی واضح طور پر نقائص سے بھرپور ہے کیونکہ 1947ء میں پاک بھارت تقسیم کے وقت مہاجرین پاکستان کے شہری بن چکے تھے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک ان تخمینوں کی سختی سے تردید کرتا ہے کیونکہ یہ حقائق کے منافی اور بے معنی ہیں۔

توازن ادائیگی کے اصل اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 16ء میں پاکستان سے بھارت کارکنوں کی ترسیلات زر کی رقم 116 ہزار ڈالر تھی اور بھارت سے پاکستان آنے والی رقم 329 ہزار ڈالر تھی۔ مالی سال 16ء میں بھارت کو پاکستان کی برآمدات کی مالیت 425 ملین ڈالر جبکہ بھارت سے درآمدات 1415 ملین ڈالر تھیں۔